سوال

(191) حرام کمائی سے صدقہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا ایک دوست غلط کاروبار کرتا ہے پھر اس حرام کمائی سے صدقہ وخیرات بھی کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ صدقہ وخیرات کرنے سے سب گناہ دھل جاتے ہیں، کیا واقعہ صدقہ کرنے سے حرام کمائی کا دھبہ صاف ہوجاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہماری انتہائی بدبختی ہے کہ آج کل حلال اور حرام کی تمیز بالکل مٹ چکی ہے۔ پیسے کی طمع اور دولت کی حرص نے ہر آدمی کو کچھ اس طرح اندھا کر دیا ہے کہ وہ جائز اور ناجائز ہر طریقہ سے دولت سمیٹنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ اس مقصد کے لیے نہ وہ مکروفریب سے باز آتا ہے اور نہ ہی جھوٹ اور بددیانتی کو چھوڑتا ہے۔ غالباً اسی دور کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ’’لوگوں پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا، جو مال اس کے ہاتھ آیا وہ حلال ہے یا حرام۔‘‘ [1]

اس حدیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ ہم کسب حرام سے کلی طور پر اجتناب کریں اور اپنی تمام تر توجہ کسب حلال کی طرف دیں، کیونکہ حرام خوری کرنے والا خواہ کتنی ہی عاجزی سے اپنے رب کو پکارے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا نہیں سنتے اور نہ ہی اسے شرف قبولیت سے نوازتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حرام خور کا ذکر کیا جو لمبے سفر سے آیا جس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور حرام ہی سے پروان چڑھا تو ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو...؟ [2]

ایسے حرام خور کے متعلق یہ بھی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص حرام کمائے پھر اسے صدقہ کرے تو ایسا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور اگر اس سے خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ [3]

حدیث میں اس امر کی بھی صراحت ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور حلال وپاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے۔ [4]

لہٰذا ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے جو ڈھٹائی کے ساتھ حرام مال کماتا ہے اور پھر دھوکہ دینے کے لیے اس سے کچھ صدقہ کر دیتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ وہ بزعم خویش اسے اپنے گناہ کا کفارہ سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کسبِ حلال کی توفیق دے۔ آمین!

---

[1] صحیح البخاری، البیوع: ۲۰۵۹۔

[2] مسلم الزکوۃ: ۱۰۱۵۔

[3] مسند امام احمد، ص ۳۸۶، ج ۱۔

[4] صحیح مسلم، الزکوۃ: ۱۰۱۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:190

محدث فتویٰ